

# دارالافتاء جامعہ نعیمیہ



## قربانی کے حصہ دار پر اپنے حصے کی رقم قرض ہے

**سوال:**

اس عید الاضحیٰ پر میرا ایک دوست میرے گھر میں ہی رہ رہا تھا، انہوں نے مجھ سے کہا: مجھ پر قربانی واجب ہے، آپ مجھے قربانی کا ایک حصہ دے دو۔ میں نے انہیں بتایا کہ جانور کی قیمت = 126,000 روپے ہے اور ایک حصہ = 18,000 روپے کا ہے، میں نے کہا: نام بتادیں، اُس نے نام دیا اور قربانی ہو گئی۔ اب میں پیسوں کا تقاضا کرتا ہوں تو میرے دوست نے کہا: میں سمجھا آپ نے اپنی طرف سے کی ہے، میں نے انہیں وضاحت کر دی کہ یہ شرعی مسئلہ ہے، میں نے آپ کو جانور کی قیمت بتادی تھی، سات حصوں میں سے ایک حصہ گوشت کا آپ کو دیا، آپ نے جو نام بتایا، اس پر قربانی کی، لہذا آپ پیسے ادا کریں، موصوف مالی طور پر مستحکم ہیں، میری شرعی رہنمائی فرمائیے، (افضل علی، کورنگی کراچی)۔

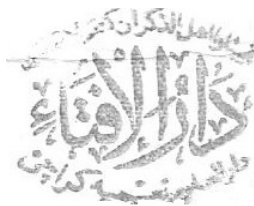
**جواب:**

سوال میں درج آپ کے اور آپ کے دوست کے درمیان ہونے والے مکالمے سے یہ واضح ہوتا ہے کہ دونوں کے درمیان ہونے والا یہ مکالمہ ایجاب و قبول پر مبنی ہے اور نفیس بیع کو تمام کرتا ہے اور مشتری (خریدار) پر ثمن (قیمت) لازم ہوتی ہے۔ امام اہلسنت امام احمد رضا قادری قدس سرہما العزیز سے سوال ہوا: ”دو یا چار سات آدمیوں نے ایک گائے قربانی کے واسطے خریدی، منجملہ ان کے ایک شخص نے قیمت نہ وقت خرید کے ادا کی نہ بعد کو، اور وہ شریک رہا، پس اس صورت میں کسی کی یا اس کی قربانی میں حرج یا غیر جائز تو واقع نہیں ہوا؟“

آپ نے جواب میں لکھا: ”بیع نفیس ایجاب و قبول سے تمام ہوئی، بیع ملک مشتری میں داخل اور ثمن ذمہ پر لازم ہوتی ہے، ادائے ثمن حصول ملک کے لئے شرط نہیں، اگر نہ دے گا تو بائع کا مقروض رہے گا، بیع میں ملک تام ہے: ”فِي التَّنْوِيرِ: إِذَا وَجَدَ أَحَدُ الْإِيْجَابِ وَالْقَبُولِ لِيَوْمِ الْبَيْعِ“، تنویر میں ہے: ”جب ایجاب و قبول پایا جائے، بیع لازم ہو جاتی ہے،“ اسی میں ہے: ”وَصَحَّ بِشْتَرِكٍ حَالٍ وَمَوْجَلٍ إِلَى مَعْلُومٍ“۔ بیع و شراہ نقد ہو یا قیمت کی ادائیگی کے لیے مدت مقرر کر دی جائے، دونوں صورتوں میں جائز ہے۔“ پس جب شرکائے مشتری مالک گاؤ تھے اور انہوں نے بنیت اضحیہ قربانی کی، سب کی قربانی ادا ہو گئی، ثمن کا مطالبہ اُس شریک پر رہا، اگر وہ نیت قربانی سے دست بردار ہو کر اصلاً ذبح نہ چاہتا یا خالی گوشت وغیرہ امور غیر قربت کی نیت سے ذبح چاہتا اور ایسی حالت میں بقیہ شرکاء بنیت قربانی ذبح کر لیتے تو کسی کی قربانی ادا نہ ہوتی کہ ان میں ایک شریک کی نیت تقرب نہیں: ”فِي التَّنْوِيرِ: إِنْ كَانَ شَرِيكَ السَّيِّئَةِ نَصْرًا أَوْ مَرِيْدًا لِّلْحَمِّ لَمْ يَجُزْ عَنْ وَاحِدٍ“، تنویر الابصار میں ہے: ”اگر قربانی کرنے والے کے ساتھ باقی چھ میں کوئی نصرانی یا گوشت کے ارادے سے شریک ہو تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی، (فتاویٰ رضویہ، جلد 20، ص: 450)“۔ پس آپ کے اُس مذکورہ دوست کو چاہیے کہ اپنے ذمے واجب الادا دین کو فوری ادا کرے۔

مفتی منیب الرحمن

رئیس دارالافتاء: دارالعلوم جامعہ نعیمیہ کراچی



29 جون 2021ء